

رمضان المبارک

کیسے گزاریں

؟

Al-Madinatul ilmiya

— DAWATEISLAMI INDIA —

کتاب پڑھنے کی دُعا

دینی کتاب یا اسلامی سبق پڑھنے سے پہلے ذیل میں دی ہوئی دُعا پڑھ لیجئے
اِنْ شَاءَ اللهُ عَزَّوَجَلَّ جو کچھ پڑھیں گے یاد رہے گا۔ دُعا یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ افْتَحْ عَلَيْنَا حِكْمَتَكَ وَاَنْشُرْ عَلَيْنَا رَحْمَتَكَ
يَا ذَا الْجَلَالِ وَالْاِكْرَامِ (مُنتظر، ج ۱، ص ۴۰، دار الفکر بیروت)
(اول آخر ایک بار دُرُود شریف پڑھ لیجئے)

نام کتاب : رمضان المبارک کیسے گزاریں

صفحات : 38

اشاعت اول : مارچ 2025 (ویب ایڈیشن)

پیشکش : مجلس المدینۃ العلمیۃ (دعوتِ اسلامی انڈیا)

www.dawateislamiindia.org

فہرست

صفحہ	عنوان	صفحہ	عنوان
21	عرسِ شہدائے بدر / عائشہ صدیقہ	2	دس رحمتیں نازل ہوں گی
22	سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا	2	استقبالِ رمضان
22	اعتکاف کے فضائل	3	رمضان کے خاص اعمال
24	رمضان کی راتوں میں خاص نمازیں	5	سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کی عبادت و ریاضت
25	شبِ قدر کی اہمیت و فضیلت	6	عشرہ رحمت کی برکات
26	عُرسِ مولیٰ علی رضی اللہ عنہ	7	نماز کی پابندی
28	اپنے مال کی زکوٰۃ دیں	8	روزے دار کے لیے انعامات
29	وقتِ سحر و افطار	9	روزے کے چند طبی فوائد
29	افطار کے وقت دعا	10	روزے کا مقصد
30	سحری کے وقت دعا	11	تہجد پڑھنے کا سنہرہ موقع
30	آنکھوں کی حفاظت	12	عرسِ خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا
31	گناہوں کا وبال	13	عشرہ مغفرت کی برکات
33	ذکرِ امیر اہل سنت	14	رمضان کی راتیں
34	ٹیکیوں میں جلدی کریں!	16	تراویح کی سنت
35	آہِ رمضان کی جدائی	17	رمضان میں ٹائم پاس
37	اپنی عید میں غریبوں کو یاد رکھیں!	18	ولادتِ امام حسن رضی اللہ عنہ
38	عید کے لمحات	20	کثرت سے دعا کریں!

الْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلَى سَيِّدِ الْمُرْسَلِينَ ط
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ ط بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ ط

دس رحمتیں نازل ہوں گی

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مَنْ صَلَّى عَلَيَّ وَاحِدَةً صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ عَشْرًا
یعنی جس نے مجھ پر ایک دُرو پڑھا، اللہ پاک اس پر دس رحمتیں بھیجتا ہے۔

(مسلم، ص 172، حدیث: 912)

صَلُّوا عَلَيَّ الْحَبِيبِ! صَلَّى اللَّهُ عَلَيَّ مُحَمَّدٍ

استقبال رمضان

پیارے اسلامی بھائیو! اللہ پاک کا کروڑہا احسان و کرم ہے کہ اس نے ایک مرتبہ پھر ہمیں
ماہ رمضان جیسا مبارک مہینہ عطا فرمایا، اس نعمت کو غنیمت جانتے ہوئے اس کا بہترین استقبال
بھی کریں اور خوب نیکیاں کریں کہ نہ جانے آئندہ سال رمضان نصیب ہو یا نہیں۔ بزرگانِ
دین رمضان سے قبل اس کے استقبال کی تیاریاں فرماتے، خوب اہتمام کرتے اور عبادت کے
لیے کمر بستہ ہو جایا کرتے تھے، منقول ہے کہ

جب رمضان المبارک کی آمد ہوتی تو ایزد المومنین حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ
رمضان المبارک کی پہلی شب نماز مغرب کے بعد لوگوں کو نصیحت آموز خطبہ دیتے ہوئے
ارشاد فرماتے: اے لوگو! بیٹھ جاؤ! بے شک اس مہینے کے روزے تم پر فرض کیے گئے ہیں، البتہ
اس میں نوافل کی ادائیگی فرض نہیں ہے، لہذا جو بھی نوافل ادا کرنے کی استطاعت رکھتا ہو تو
اسے چاہیے کہ وہ نوافل ادا کرے کیوں کہ یہ وہی بہترین نوافل ہیں جن کے بارے میں اللہ پاک

نے ارشاد فرمایا ہے اور جو نوافل کی ادائیگی کی استطاعت نہیں رکھتا اُسے چاہیے کہ اپنے بستر پر سو جائے۔ تم میں سے ہر بندہ یہ کہتے ہوئے ڈرے کہ اگر فلاں شخص روزہ رکھے گا تو میں روزہ رکھوں گا، اور اگر فلاں شخص نوافل ادا کرے گا تو میں بھی نوافل پڑھوں گا۔ جو بھی روزہ رکھے یا نوافل ادا کرے تو اللہ پاک کی رضا کے لیے کرے۔ تم میں سے ہر شخص کو یہ بات معلوم ہونی چاہیے کہ جب تک وہ نماز کے انتظار میں ہوتا ہے درحقیقت نماز ہی میں ہوتا ہے۔ پھر آپ نے دو تین مرتبہ یہ ارشاد فرمایا کہ اللہ پاک کے گھر میں فضول باتیں کرنے سے بچتے رہو۔

(مصنف عبدالرزاق، کتاب الصیام، باب قیام رمضان، ۴/۲۰۴، حدیث: ۷۷۷۸: ۷۷۷۹)

ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی رمضان سے قبل لوگوں کو جمع کر کے رمضان میں خوب عبادت و ریاضت کرنے کی ترغیب دلاتے تھے لہذا ہمیں بھی چاہیے کہ رمضان المبارک کا اچھے انداز میں استقبال کریں، گناہوں کی عادت چھوڑ دیں، نمازوں کی پابندی کر کے، کثرت سے تلاوت قرآن کر کے، نماز تہجد ادا کر کے، غریبوں کی مدد کر کے رمضان کا استقبال کرنا ہماری مغفرت کا سبب بھی بن سکتا ہے، لہذا نیت کر لیں کہ ان شاء اللہ ماہ رمضان المبارک کے پورے روزے رکھیں گے اور اس ماہ میں بالخصوص تمام چھوٹے بڑے گناہوں سے اجتناب کریں گے، اور مکمل تراویح پڑھیں گے۔

رمضان کے خاص اعمال

رمضان المبارک نیکیوں اور برکتوں والا عظیم الشان مہینہ ہے، اس مہینے میں نیکیوں کا ثواب بڑھا دیا جاتا ہے، نفل کا ثواب فرض کے برابر اور فرض کا ثواب ستر گنا بڑھا دیا جاتا ہے، اسی لیے ہمیں چاہیے کہ اس ماہ مبارک میں زیادہ سے زیادہ نیکیاں کریں! آئیے! رمضان میں کرنے والی کچھ اہم عبادات کے بارے میں جانتے ہیں!

1 نماز تہجد: رمضان المبارک میں نماز تہجد پڑھنے کا خاص اہتمام کریں کہ دیگر ایام کے مقابلے میں اس ماہ مبارک میں نماز تہجد پڑھنا آسان ہے، کہ سحری کے لیے اٹھنا ہی ہے بس کچھ پہلے اٹھ جائیں، کم از کم دو رکعت نماز تہجد پڑھیں اور رب تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کریں!

2 کثرت سے دعا مانگیں: حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب ماہ رمضان تشریف لاتا تو حضور اکرم نور مجسم، شاہ بنی آدم، رسول محتشم، شافع اُمم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا رنگ مبارک متغیر ہو جاتا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نماز کی کثرت فرماتے اور خوب گڑ گڑا کر دعائیں مانگتے اور اللہ پاک کا خوف آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر طاری رہتا۔ (شُعَبُ الْإِيمَان ج ۳ ص ۳۱۰ حدیث ۳۶۲۵) پیارے اسلامی بھائیو! خاص طور پر وقتِ سحر و افطار خصوصی دعا کا اہتمام کریں! حدیث پاک میں ہے: اللہ تعالیٰ رمضان المبارک کی ہر شب میں افطار کے وقت ساٹھ ہزار گناہگاروں کو دوزخ سے آزاد فرمادیتا ہے۔ اور عید کے دن سارے مہینے کے برابر گناہگاروں کی بخشش کی جاتی ہے۔ (الدر المنثور، ج: ۱، ص: ۱۲۶)

3 صدقہ و خیرات کریں: رمضان المبارک میں کثرت سے صدقہ و خیرات کرنا چاہیے کہ خود حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اس ماہ میں کثرت سے صدقہ و خیرات فرمایا کرتے تھے چنانچہ حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: جب ماہ رمضان آتا تو سرکارِ مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر قیدی کو رہا کر دیتے اور ہر سائل کو عطا فرماتے۔ (الدر المنثور، ج: ۱، ص: ۲۴۹)

4 نوافل کا اہتمام: اس مبارک ماہ میں نفل نمازوں کی کثرت کریں جیسے: نماز اشراق و چاشت، اوایین، صلاة التوبہ وغیرہ، زہے نصیب صلاة التلیخ پڑھنے کی سعادت مل جائے۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ !
صَلَّى اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کی عبادت و ریاضت

تین (3) رمضان المبارک سیدہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا کا یوم وصال ہے، اس مناسبت سے آپ کی عبادت کی چند جھلکیاں ملاحظہ فرمائیں!

حضرت سیدنا امام حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: میں نے اپنی والدہ ماجدہ حضرت سیدہ ثناء فاطمہ رضی اللہ عنہا کو دیکھا کہ آپ رضی اللہ عنہا (بسا اوقات) گھر کی مسجد کے محراب میں رات بھر نماز میں مشغول رہتیں یہاں تک کہ صبح طلوع ہو جاتی۔ (شان خاتون جنت، ص: ۷۱)

خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا کو کس قدر عبادت کا ذوق تھا کہ پوری پوری رات اللہ پاک کی عبادت میں گزار دیتی تھیں لہذا آپ رضی اللہ عنہا سے حقیقی اُلفت و محبت کا تقاضا ہے کہ ہم نہ صرف فرائض بلکہ سُنن و نوافل کی ادائیگی کو بھی اپنا معمول بنائیں۔

خاتونِ جنت، سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی طبیعتِ عالیہ ہمہ وقت عبادتِ الہی کی طرف مُتوجّہ رہتی تھی، آپ رضی اللہ عنہا اپنے گھریلو کام کاج کی انجام دہی کے ساتھ ساتھ اپنے آپ کو عبادتِ الہی میں بھی مشغول رکھا کرتی تھیں، خواہ آپ رضی اللہ عنہا کسی بھی کام میں ہوں، آپ رضی اللہ عنہا ہر وقت یادِ الہی میں مگن رہتیں اور ایک لمحہ کے لیے بھی یادِ الہی سے غافل نہ ہوتیں اور بیماری اور تکلیف کی حالت میں بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت ترک نہ کرتیں۔ سیدہ خاتونِ جنت رضی اللہ عنہا کا ذوقِ تلاوت ملاحظہ کیجیے۔

مصروفیت میں بھی ڈگر رُبو بیت: حضرت سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ حضور پر نور، شافعِ یوم النُّشور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حکم سے سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے دیکھا کہ حضراتِ حَسَنینِ کریمین رضی اللہ عنہما سو رہے تھے اور آپ رضی اللہ عنہا ان کو پنکھا جھل رہی تھیں اور زبان سے کلامِ الہی کی تلاوت جاری تھی، یہ دیکھ کر

مجھ پر ایک خاص حالتِ رقت طاری ہوئی۔ (شانِ خاتونِ جنت، ص: ۷۷)

آج سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کے ایصالِ ثواب کا ضرور اہتمام کریں اور برکتیں حاصل کریں!

عشرہ رحمت کی برکات

اے عاشقانِ ماہِ رمضان! رمضان المبارک میں تین عشرے ہیں، پہلا: عشرہ رحمت، دوسرا: عشرہ مغفرت، تیسرا: عشرہ جہنم سے آزادی۔ اللہ کی رحمت سے ہم عشرہ رحمت کے فیضان سے مالا مال ہو رہے ہیں، آئیے ایک حدیثِ پاک سنیں!

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: اس مہینے کا پہلا عشرہ رحمت، دوسرا مغفرت اور تیسرا جہنم سے نجات کا ہے، جو اس مہینے میں اپنے غلام پر تحقیف (آسانی) کرے گا اللہ پاک اس کی مغفرت فرما کر اسے جہنم سے آزاد فرما دے گا، اس مہینے میں 4 کاموں کی کثرت کرو: 2 خصلتیں ایسی ہیں کہ جن کے ذریعے تم اپنے رب عزوجل کو راضی کر سکتے ہو اور 2 خصلتیں ایسی ہیں کہ جن سے تم بے نیاز نہیں ہو سکتے، وہ 2 خصلتیں جن کے ذریعے تم اللہ عزوجل کو راضی کر سکتے ہو: وہ (1) لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ کی گواہی اور (2) اللہ پاک سے استغفار ہے، جب کہ وہ 2 خصلتیں جن سے تم بے نیاز نہیں ہو سکتے: وہ (1) اللہ پاک سے جنت کا سوال کرنا اور (2) جہنم سے اس کی پناہ چاہنا ہے اور جو شخص اس مہینے میں کسی روزہ دار کو سیراب کرے گا اللہ عزوجل اسے میرے حوض سے ایسا شربت پلائے گا جس کے بعد وہ کبھی پیاسا نہ ہو گا۔

(صحیح ابن خزیمہ، 1/192، حدیث: 1888)

ایک حدیثِ پاک میں ہے: بے شک بد بخت ہے وہ شخص جو اس مہینے میں بھی رحمتِ الہی

سے محروم رہ جائے۔ (مسند الشامیین للطبرانی، جلد: 3، صفحہ: 271، حدیث: 2238)

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہیے کہ عشرہ رحمت کو زیادہ سے زیادہ نیکیوں میں گزاریں!*

اس عشرہ میں خصوصی رحمتِ الہی کے حق دار بننے کے لیے نماز تہجد کا اہتمام کریں * افطار و سحری کے وقت دعا کا اہتمام کریں! * قرآن پاک کی تلاوت کرنا اپنا معمول بنائیں! کثرت سے درود پاک اور استغفار پڑھیں! رحمتِ الہی کے حصول کے لیے بکثرت اللہ رب العالمین کا ذکر کریں! گناہوں سے اپنے آپ کو بچا کر نیکیاں کریں!

کرم سے عشرہ رحمت کو پا لیا ہم نے تو بخش عشرہ رحمت کا واسطہ یا رب!
(دسائل فردوس)

نماز کی پابندی

قرآن و حدیث میں کئی مقامات پر نماز کی ترغیب موجود ہے، لہذا ہمیں پابندی کے ساتھ نماز پڑھنی چاہیے، کہ صحابہ کرام کے دور میں نماز پڑھنا مسلمان اور غیروں کے درمیان امتیاز تھا، فی زمانہ ہم اپنی سب سے اہم عبادت نماز سے غافل ہوتے جا رہے ہیں، حالاں کہ نماز وہ کام ہے جو اللہ کے نزدیک سب سے پیارا عمل ہے، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا گیا کہ اللہ پاک کے نزدیک سب سے محبوب کام کون سا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا: وقت پر نماز پڑھنا۔ (صحیح مسلم، ۱/۶۳، حدیث: ۱۳۹)

بعض لوگ رمضان المبارک جیسے پاکیزہ اور مقدس مہینے میں بھی نماز میں سستی کر جاتے ہیں، خاص کر سحری کے بعد نماز فجر کے لیے مسجد جانے میں بعض اوقات شیطان سستی دلاتا ہے، ایسے موقع پر کچھ لوگ گھر میں ہی نماز پڑھ کر سو جاتے ہیں، اسی طرح رمضان میں جب خریداری کرنے مارکیٹ جاتے ہیں، وہاں پر مسجد میں جا کر نماز پڑھنا بار محسوس ہوتا ہے، کچھ لوگ تو صرف جماعت چھوڑتے ہیں جب کہ ایسے لوگ بھی ہیں جو نماز ہی قضا کر ڈالتے ہیں، یاد رکھیے رمضان میں جہاں نیکیوں کا ثواب بڑھا دیا جاتا ہے وہیں گناہوں کا عذاب بھی بڑھا دیا جاتا

ہے، لہذا نیت کریں کہ پوری زندگی میں، بالخصوص ماہ رمضان میں کوئی ایک نماز بھی قضا ہونے نہیں دیں گے، اور ہر نماز جماعت کے ساتھ پڑھیں گے اِنْ شَاءَ اللّٰهُ الْکَرِیْمُ۔

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نماز میں سستی کرنا منافقوں کی علامت ہے۔ اس سستی کی کئی صورتیں ہیں: بلاوجہ مسجد میں حاضر نہ ہونا، جماعت سے بلاوجہ نماز نہ پڑھنا، پیچھے مسجد میں پہنچنا (یعنی مسجد میں جماعت کے لیے دیر سے آنا) بغیر گرتے یا بغیر ٹوپی کے سستی کے طور پر نماز پڑھنا۔ ارکان نماز درست نہ کرنا۔ ان سب سے بچنا چاہیے۔ (تفسیر نور العرفان سے ۹۲ مدنی پھول، قسط ۱، ص: ۱۳)

امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ نماز کے متعلق نصیحت کرتے ہوئے لکھتے ہیں: ①۔ اذان کے بعد بس ایک ہی کام، نماز نماز بس نماز۔ ②۔ جب اذان ہو جائے تو سب کام کاج چھوڑ کر نماز کی طرف متوجہ ہو جایا کریں۔ ③۔ نماز سے نہ بولو کہ مجھے کام ہے بلکہ کام سے کہو مجھے نماز پڑھنی ہے۔ (امیر اہل سنت کی 786 نصیحتیں، ص: 30)

روزے دار کے لیے انعامات

روزہ رکھنے کے دینی و دنیوی بے شمار فوائد ہیں، احادیث مبارکہ میں اہتمام کے ساتھ روزے دار کو ملنے والے انعامات کو بیان کیا گیا، چند احادیث کی روشنی میں کچھ انعامات کا ذکر ملاحظہ فرمائیں!

① جنت کا خاص دروازہ: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جنت میں ایک دروازہ ہے جسے ریان کہا جاتا ہے، اس سے قیامت کے دن صرف روزہ دار داخل ہوں گے۔
(صحیح بخاری، ۱/۶۲۵، حدیث: ۱۸۹۶)

② ما قبل گناہوں کی معافی: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے بحالت

ایمان، ثواب کی نیت سے رمضان کا روزہ رکھا، اس کے پچھلے گناہ بخش دیے جائیں گے۔

(صحیح بخاری، ۱/۶۲۶، حدیث: ۱۹۰۱)

3 روزہ اور قرآن شفاعت کریں گے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: روزہ

اور قرآن بندے کی شفاعت کریں گے: روزہ کہے گا: اے رب! میں نے اسے دن میں کھانے پینے اور شہوات کی تکمیل سے باز رکھا، اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔ قرآن عرض گزار ہوگا: میں نے اسے رات میں سونے سے باز رکھا، لہذا اس کے حق میں میری شفاعت قبول

ہو، پھر دونوں بندے کی شفاعت کریں گے۔ (شعب الایمان، ۲/۳۲۶، حدیث: ۱۹۹۳)

4 منہ کی بو مشک سے بہتر: حدیث شریف میں ہے: روزے دار کے منہ کی بو اللہ

عز و جلّٰ کے نزدیک مشک سے زیادہ پاکیزہ ہے۔ (صحیح بخاری، ۱/۶۲۳، حدیث: ۱۸۹۳)

روزے کے چند طبی فوائد:

- (1) معدے (Stomach) کی تکالیف، اس کی بیماریاں ٹھیک ہو جاتی ہیں اور نظام ہضم (Digestive System) بہتر ہو جاتا ہے (2) روزہ شوگر لیول، کولیسٹرول اور بلڈ پریشر میں اعتدال لاتا ہے اور اس کی وجہ سے دل کا دورہ پڑنے (Heart Attack) کا خطرہ نہیں رہتا (3) دورانِ خون میں کمی ہو جاتی ہے اور دل کو آرام پہنچتا ہے (4) جسمانی کھچاؤ، ذہنی تناؤ، ڈپریشن اور نفسیاتی امراض کا خاتمہ ہوتا ہے (5) موٹاپے میں کمی واقع ہوتی اور اضافی چربی ختم ہو جاتی ہے (6) بے اولاد خواتین کے ہاں اولاد ہونے کے امکانات کئی گنا بڑھ جاتے ہیں۔

(صراط الجنان، 1/293 ماخوذاً)

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى مُحَمَّدٍ

صَلُّوْا عَلٰى الْحَبِیْبِ!

روزے کا مقصد

روزے کا اصل مقصد تقویٰ کا حصول ہے، اسی مقصد کو بیان کرتے ہوئے اللہ پاک قرآن مجید میں ارشاد فرماتا ہے: ﴿لَعَلَّكُمْ تَتَّقُونَ﴾ تاکہ تم پر ہیز گار بن جاؤ۔ (قرآن کریم، سورہ بقرہ: ۱۸۳) مفتی اہل سنت شیخ القرآن مفتی قاسم عطاری دامت برکاتہم العالیہ اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں: روزے کا مقصد تقویٰ و پرہیزگاری کا حصول ہے۔ روزے میں چوں کہ نفس پر سختی کی جاتی ہے اور کھانے پینے کی حلال چیزوں سے بھی روک دیا جاتا ہے تو اس سے اپنی خواہشات پر قابو پانے کی مشق ہوتی ہے جس سے ضبطِ نفس اور حرام سے بچنے پر قوت حاصل ہوتی ہے اور یہی ضبطِ نفس اور خواہشات پر قابو و بنیادی چیز ہے جس کے ذریعے آدمی گناہوں سے رکتا ہے۔

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں غور کرنا چاہیے کہ روزہ رکھ کر ہم اپنے اس مقصد میں کامیاب ہو رہے ہیں یا ناکام؟ ایک بڑی تعداد ایسی ہے جو روزہ رکھ کر بس ٹائم پاس کر رہی ہوتی ہے، گیم کھیل کر، کرکٹ کھیل کر، موبائل کا فضول استعمال کر کے وقت ضائع کرتے ہیں، صرف یہی نہیں بلکہ معاذ اللہ ایسے لوگ بھی ہیں جو روزہ رکھ کر بھی ناجائز و حرام کام میں ملوث ہوتے ہیں، فلمیں ڈرامے دیکھ کر اپنی آخرت برباد کر رہے ہوتے ہیں، انھیں چاہیے کہ گناہ کر کے روزے کی نورانیت کو ختم نہ کریں، اللہ سے ڈریں اور ناجائز کاموں سے توبہ کریں!

جس روزے میں عام دنوں میں حلال چیزیں کھانا جائز نہیں ہوتا، ایسے مبارک دنوں میں گناہ کرنا کس قدر بھیانک ہوگا، حدیث شریف میں ارشاد فرمایا: جو روزہ رکھ کر جھوٹ بولنا اور گناہ کرنا نہ چھوڑے اللہ کو ایسے شخص کے کھانا پینا چھوڑنے کی کوئی پرواہ نہیں۔

(صحیح بخاری، ۱/۶۲۸، حدیث: ۱۹۰۳)

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: اگرچہ برے کام ہر حالت میں اور ہمیشہ ہی

برے ہیں مگر روزے کی حالت میں زیادہ برے کہ ان کے کرنے میں روزے کی بے حرمتی اور ماہ رمضان کی بے ادبی ہے۔ ”اللہ کو پرواہ نہیں“ کے تحت فرماتے ہیں: اللہ تعالیٰ ایسے شخص کا روزہ قبول نہیں فرماتا، قبول نہ ہونے سے روزہ گویا فاقہ (صرف بھوکا رہنا) بن جاتا ہے۔

(مرآة المناجیح، ۳/۲۲۵)

تہجد پڑھنے کا سنہرہ موقع

نمازِ تہجد کی توفیق ملنا بہت بڑی سعادت ہے، جس وقت اللہ پاک نداء فرماتا ہے، اس وقت نیند کو قربان کر کے، نرم نرم بستر چھوڑ کر رب کی بارگاہ میں سر بسجود ہونا، گریہ و زاری کرنا، اپنے رب کو راضی کرنا صرف اسے نصیب ہوتا ہے، جسے اللہ رب العالمین یہ سعادت عطا فرماتا ہے، نماز تہجد ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بہت پیاری سنت ہے، ہمیں بھی اس سنت مبارکہ پر پابندی سے عمل کرنا چاہیے، کہ تہجد پڑھنا نیک لوگوں کا شعار ہے، قرآن میں اللہ پاک فرماتا ہے: **تَتَجَافَى جُنُوبُهُمْ عَنِ الْمَضَاجِعِ يَدْعُونَ رَبَّهُمْ خَوْفًا وَطَمَعًا** (۱۱) ترجمہ کنز العرفان: ان کی کروٹیں ان کی خوابگاہوں سے جدا رہتی ہیں اور وہ ڈرتے اور امید کرتے اپنے رب کو پکارتے ہیں۔

مفتی اہل سنت شیخ القرآن مفتی قاسم عطاری دامت برکاتہم العالیہ اس کی تفسیر میں لکھتے ہیں: اس آیت میں ایمان والوں کے اوصاف بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا کہ وہ رات کے وقت نوافل پڑھنے کے لیے نرم و گداز بستروں کی راحت کو چھوڑ کر اٹھتے ہیں اور ذکر و عبادتِ الہی میں مشغول ہو جاتے ہیں نیز اللہ تعالیٰ کے عذاب سے ڈرتے اور اس کی رحمت کی امید کرتے ہوئے اسے پکارتے ہیں۔

مفتی احمد یار خان نعیمی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: نماز تہجد، نماز پُنجگانہ کے بعد یہ نماز بہت اعلیٰ

ہے، اور نمازوں میں اطاعت غالب ہے اس نماز میں عشق، نیزیہ نماز رب نے خاص حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے لیے بھیجی، حضور (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے طفیل سے ہمیں ملی۔ (مرآة المناجیح، ۱/۲۷)

نورانی چہرے: حضرت سیدنا حسن بصری علیہ رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا گیا: تہجد گزار لوگوں کے چہرے دیگر لوگوں سے زیادہ خوبصورت کیوں ہوتے ہیں؟ تو آپ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: وہ اللہ پاک کے لئے تنہائی اختیار کرتے ہیں تو اللہ پاک انہیں اپنے نور کا لباس پہناتا ہے۔

(آنسوؤں کا دریا، ص: ۲۲۱)

پیارے اسلامی بھائیو! رمضان المبارک میں نماز تہجد پڑھنے کا خاص اہتمام کریں کہ دیگر ایام کے مقابلے میں اس ماہ مبارک میں نماز تہجد پڑھنا آسان ہے، کہ سحری کے لیے اٹھنا ہی ہے، بس کچھ پہلے اٹھ جائیں، کم از کم دو رکعت نماز تہجد پڑھیں اور رب تعالیٰ کی بارگاہ میں دعا کریں!

عرس خدیجۃ الکبریٰ

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پہلی زوجہ محترمہ حضرت سیدتنا خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا ہیں، ابتدائے اسلام میں جب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر مختلف انداز سے ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے گئے، اُس وقت آپ نے نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کا مکمل ساتھ دیا، ہر موڑ پر آپ کا سہارا بن کر کھڑی رہیں، کفار مکہ نے جب آپ کو حد سے زیادہ پریشان کیا، اس وقت حضرت سیدتنا خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے مثالی کردار ادا کیا، رسول نامدار، شفیع روز شمار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زوجیت میں آنے سے لے کر آخری دم تک رات دن قدم بہ قدم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ساتھ دیا۔ غار حرا میں پہلی وحی نازل ہونے کے بعد جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس اس حال میں تشریف لائے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جسم اقدس کانپ رہا تھا، تب حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوب حوصلہ افزائی کی۔

نماز کی ادائیگی: اُمّ المؤمنین حضرت سیدتنا خدیجہ رضی اللہ عنہا کو اسلام کی دنیا میں جلوہ گر ہونے کے پہلے روز ہی نماز پڑھنے کا شرف حاصل ہے، چنانچہ اعلیٰ حضرت، امام اہل سنت مولانا شاہ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: حُضُورِ سَیِّدِ عَالَمِ صَلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اوّل بار جس وقت وحی اُتری اور نبوتِ کریمہ ظاہر ہوئی اسی وقت حُضُورِ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) نے بہ تعلیم جبریل امین عَلَیْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ نماز پڑھی اور اسی دن بہ تعلیم اقدس حضرت اُمّ المؤمنین خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا نے پڑھی، دوسرے دن امیر المؤمنین عَلِیُّ الْمُرْتَضِیُّ کَرَّمَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْاَسْنَى نے حُضُورِ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے ساتھ پڑھی۔ (فتاویٰ رضویہ، ۵/۸۳)

ہمیں چاہیے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے حالات زندگی کو پڑھیں، ان حضرات کے آپسی تعلقات کو سمجھیں اور اسی طرح اپنی زندگی بسر کرنے کو شش کریں، ان شاء اللہ الکریم اس سے ہماری زندگی میں انقلاب آئے گا، زندگی سنت کی پیروی میں بسر ہوگی۔

عشرہ مغفرت کی برکات

رمضان کا دوسرا عشرہ: مغفرت کا عشرہ ہے، ماہِ رَمَضَانَ کی ساتتیس کتنی بابرکت ہیں کہ ہر لمحہ بندوں میں رحمت و مغفرتِ الہی تقسیم ہو رہی ہے۔ بطورِ خاص عشرہ مغفرت میں بخشش کے پروانے تقسیم ہوتے ہیں، بندہ بس پورے عشرے میں اس کو شش میں لگا رہے کہ رب تعالیٰ میری مغفرت فرمادے، میرے گناہوں کو بخش دے، کوئی ایسا کام نہ ہو جس سے رب ناراض ہو۔

بخشش کا بہانہ: امیر المؤمنین حضرت مولائے کائنات، عَلِیُّ الْمُرْتَضِیُّ شَیْرُ خَدِیجَةَ اللهُ تَعَالَى وَجْهَهُ الْاَسْنَى فرماتے ہیں: ”اگر اللہ پاک کو اُمّتِ مُحَمَّدِی صَلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر عذاب کرنا مقصود ہو تا تو

ان کو رَمَضان اور سُورۃ ”قُلْ هُوَ اللهُ“ شریف ہر گز عنایت نہ فرماتا۔“ (فیضان سنت، ص: ۸۷۴)

معلوم ہوا کہ رب تعالیٰ چاہتا ہی یہی ہے کہ میرے بندے بخشے جائیں مگر ہم ناکارے ہیں کہ بخشش کی طرف نہیں دوڑتے اور گناہوں میں اپنی زندگی گزار رہے ہیں، اللہ کرے ہماری حالت بہتر ہو جائے، آمین

ایک مرتبہ نبی پاک صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے منبر انور پر قدم رکھا، حضرت جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور دعا کی کہ جو رمضان کو پائے اور اس کی بخشش نہ ہو اس شخص کی ناک خاک آلود ہو، اس پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ والہ وسلم نے آمین کہا۔ (کنز العمال: ۴۳۸۵۳)

پیارے اسلامی بھائیو! ذرا غور کیجیے کہ کہیں ہم ان لوگوں میں شامل نہ ہو جائیں کہ جن کی رمضان میں بخشش نہ ہوگی۔ مغفرت میں رکاوٹ والے کاموں کو ختم کر دیں، جھوٹ، غیبت، چغلی، حسد، وعدہ خلافی، گالی گلوچ، فلمی ڈرامے دیکھنا، گانے باجے سننا، بے حیائی کرنا، آپس میں لڑائی جھگڑا کرنا، مسلمانوں کو تکلیف پہنچانا الغرض کوئی بھی گناہ ہو سب ترک کر دیں اور صدق دل سے رب تعالیٰ کی بارگاہ میں معافی کے طلب گار ہوں ان شاء اللہ تعالیٰ ضرور کرم ہو گا۔

ترے کرم سے ملا مغفرت کا ہے عشرہ رہائی نارِ جہنم سے ہو عطا یارب!
الہی! دے دے تو عطا کو غمِ رمضان زلائے غمِ اسے رمضان کا سدا یارب!

رمضان کی راتیں

رمضان کی راتیں بڑی اہمیت کی حامل ہیں، احادیث میں ان راتوں میں عبادت کرنے کے خاص فضائل بیان ہوئے ہیں، آئیے ایک فضیلت پڑھیں اور خوب عبادت کی نیت کریں!

ہر شب ساٹھ ہزار کی بخشش: رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم کا فرمانِ رحمت نشان ہے، ”رَمَضان شریف کی ہر شب آسمانوں میں صُبح صادق تک ایک مُنادی یہ ندا کرتا ہے، اے اچھائی

مانگنے والے! مکمل کر (یعنی اللہ تعالیٰ کی اطاعت کی طرف آگے بڑھ) اور خوش ہو جا۔ اور اسے شریرا! شر سے باز آ جا اور عبرت حاصل کر۔ ہے کوئی معجزت کا طالب؟ کہ اُس کی طلب پوری کی جائے۔ ہے کوئی توبہ کرنے والا! کہ اُس کی توبہ قبول کی جائے۔ ہے کوئی دُعا مانگنے والا! کہ اُس کی دُعا قبول کی جائے۔ ہے کوئی سائل! کہ اُس کا سوال پورا کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ رَمَضَانَ الْمُبَارَك کی ہر شب میں افطار کے وقت ساٹھ ہزار گناہگاروں کو دوزخ سے آزاد فرمادیتا ہے۔ اور عید کے دن سارے مہینے کے برابر گناہ گاروں کی بخشش کی جاتی ہے۔ (الدر المنثور، ج ۱ ص ۱۳۶)

پیارے اسلامی بھائیو! اس مبارک حدیث سے اندازہ لگائیے کہ ماہِ رمضان کی راتیں کس قدر اہمیت کی حامل ہیں، اللہ کے فضل و کرم سے ہمیں یہ راتیں ملی ہیں، ہمیں ان کو غنیمت جانتے ہوئے خوب عبادت کرنا چاہیے، نہ جانے اگلے سال رمضان نصیب ہونہ ہو۔ یاد رہے! رمضان میں ہی ایک رات ایسی ہے جو ہزار مہینوں سے بہتر ہے یعنی شبِ قدر، اگر ہم رمضان کی تمام راتوں کو نیکیوں میں گزاریں گے تو امید ہے کہ شبِ قدر پانے میں کامیاب ہوں گے اور اس کی برکتیں حاصل ہوں گی۔

بہت سارے نوجوان رمضان کی راتیں یوں ہی فضولیات بلکہ گناہ بھرے کاموں میں گزار کر اپنی آخرت برباد کرتے ہیں، کوئی کرکٹ کھیل رہا ہے تو کوئی فٹ بال، کوئی فلم بنی کے نام پر اپنی راتوں کو سیاہ کر رہا ہے، بعض ایسے ہیں جو دکانوں کی زینت بن کر اپنے قیمتی اوقات کو فضول کاموں میں برباد کر رہے ہیں، حالاں کہ رمضان کی راتیں عبادت کے لیے ملی ہیں، لہذا انیت کریں کہ اس مرتبہ رمضان کی راتیں تلاوتِ قرآن، نمازِ توبہ، نمازِ تہجد، توبہ و استغفار اور درود شریف وغیرہ پڑھ کر گزاریں گے۔ ان شاء اللہ الکریم

تراویح کی سنت

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَمَضَانَ الْمُبَارَكَ میں جہاں ہمیں بے شمار نعمتیں مُسَيَّر آئی ہیں انہی میں تراویح کی سنت بھی شامل ہے اور سنت کی عظمت کے کیا کہنے! تراویح پڑھنا خود ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بہت عظیم سنت ہے، تراویح میں اس حدیث پاک پر بھی عمل ہوتا ہے جس میں رمضان کی راتوں میں قیام کی فضیلت بیان ہوئی، چنانچہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: جس نے بحالت ایمان، ثواب کی نیت سے رمضان میں قیام کیا، اس کے ماقبل کے گناہ بخش دیے جائیں گے۔ (شرح السنہ، ۴/۱۱۶، حدیث: ۹۸۸)

بہار شریعت میں ہے: تراویح مرد و عورت سب کے لیے بالاجماع سنت مومگدہ ہے اس کا ترک جائز نہیں۔ تراویح میں ایک بار قرآن مجید ختم کرنا سنت مومگدہ ہے۔

(بہار شریعت، ج 1، ص 688)

ہمارے معاشرے میں ایسے لوگوں کی کمی نہیں جو معاذ اللہ سرے سے تراویح پڑھتے ہی نہیں، اور بعض لوگ پڑھتے تو ہیں مگر تین دن، چھ دن تراویح پڑھ کر سمجھتے ہیں ہم نے اپنا حق ادا کر دیا، حالانکہ تراویح پورے رمضان میں پڑھنا سنت ہے، مگر افسوس کہ مسلمانوں کی اکثریت پورے رمضان میں تراویح نہیں پڑھتی، حالانکہ ان کے پاس اپنے کاروبار کے لیے، گپ شپ اور فضول باتوں کے لیے ٹھیک ٹھاک وقت ہوتا ہے مگر مسجد میں آکر تراویح پڑھنے کا وقت نہیں ہوتا، اللہ پاک ہمیں مکمل تراویح پڑھنے کی سعادت عطا فرمائے۔

اٰمِيْن بِحَاوِ الْبَيْتِ الْاَسْمِيْنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهِ وَسَلَّمَ

تراویح نہ پڑھنے والے ایک حدیث اپنے پیش نظر رکھیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مبارکہ پر عمل کی نیت کریں، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: فَمَنْ لَمْ يَعْصِلْ

بِسُنَّتِي فَلَيْسَ مِنِّي یعنی جس نے میری سنت پر عمل نہیں کیا وہ مجھ سے نہیں۔

(سنن ابن ماجہ، ۲/۴۰۶، حدیث: ۱۸۴۶)

کسی نے کیا خوب کہا تھا کہ ”پہلے کے بزرگوں کو جب کسی کام کے متعلق معلوم ہوتا کہ یہ سنت ہے تو اس پر عمل پیرا ہو جایا کرتے تھے، اور آج جب کسی عمل کے سنت ہونے کا علم ہوتا ہے تو اسے چھوڑ دیتے ہیں۔“۔ حالاں کہ سنت ہے مطلب ہی یہ ہے کہ ہمیں اس پر عمل کرنا ہے۔ اللہ پاک ہمیں مکمل تراویح پڑھنے کی سنت پر عمل کی توفیق عطا فرمائے۔

اٰمِيْن بِجَاهِ اَبِيّ اللّٰهِ الْمُنِيْنِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

رمضان میں ناٹم پاس

ماہِ رَمَضَانَ میں ہمیں اللہ پاک کی خوب خوب عبادت کرنی چاہیے اور ہر وہ کام کرنا چاہیے جس میں اللہ پاک اور اس کے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رضا ہو۔ خود ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس مبارک مہینے کی آمد کے ساتھ ہی عبادتِ الہی عَزَّوَجَلَّ میں بہت زیادہ لگن ہو جایا کرتے تھے۔ مگر افسوس! کئی نادان ایسے بھی دیکھے جاتے ہیں جو اگرچہ روزہ تو رکھ لیتے ہیں مگر پھر ان بے چاروں کا وقت پاس نہیں ہوتا۔ لہذا وہ بھی احترامِ رمضان شریف کو ایک طرف رکھ کر حرام و ناجائز کاموں کا سہارا لے کر وقت پاس کرتے ہیں اور یوں رمضان شریف میں شَطْرُج، تاش، لڈو، گانے باجے، وغیرہ میں مشغول ہو جاتے ہیں۔ یاد رکھیے! شَطْرُج اور تاش وغیرہ پر کسی قسم کی بازی یا شرط نہ بھی لگائی جائے تب بھی یہ کھیل ناجائز ہیں۔

اے جنّت کے طلبکار روزہ دارِ اسلامی بھائیو! رمضان المبارک کے مقدّس لمحات کو فضولیات و خُرافات میں برباد ہونے سے بچائیے! زندگی بے حد مختصر ہے اس کو غنیمت جانئے، تاش کی گدّیوں اور فلمی گانوں کے ذریعے وقت پاس (بلکہ برباد) کرنے کے بجائے تلاوتِ قرآن

اور ذکر و دُرد میں وقت گزارنے کی کوشش فرمائیے۔ بھوک پیاس کی شدت جس قدر زیادہ محسوس ہوگی صبر کرنے پر ان شاء اللہ الکریم ثواب بھی اسی قدر زائد ملے گا۔ جیسا کہ منقول ہے، أَفْضَلُ الْعِبَادَاتِ أَحَبُّهَا لِي عِنِّي أَفْضَلُ عِبَادَاتٍ وَهِيَ جَسْمِي فِي زَهْمَتِ (تکلیف) زیادہ ہے۔

(شرح نخبہ الفکر، ۱/۶۲۱)

ٹائم پاس کے نام پر کئی نوجوان محکمہ میں کرکٹ، فٹ بال وغیرہ کھیل کھیلتے، خوب شور مچاتے ہیں اور اس طرح یہ بدنصیب خود تو عبادت سے محروم رہتے ہی ہیں، دوسروں کے لیے بھی بے حد پریشانی کا باعث بنتے ہیں۔ نہ تو خود عبادت کرتے ہیں نہ دوسروں کو کرنے دیتے ہیں۔ اس قسم کے کھیل اللہ پاک کی یاد سے غافل کرنے والے ہیں۔ نیک لوگ تو ان کھیلوں سے سدا دور ہی رہتے ہیں۔ خود کھیلنا تو درکنار ایسے کھیل تماشے دیکھتے بھی نہیں بلکہ اس قسم کے کھیلوں کا آنکھوں دیکھا حال (COMMENTARY) بھی نہیں سنتے۔ لہذا ان حرکات سے ہمیشہ بچنا چاہیے اور خصوصاً رمضان المبارک کے بابرکت لمحات تو ہرگز ہرگز اس طرح برباد نہیں کرنے چاہئیں۔ نیت فرمائیں کہ اس مرتبہ رمضان میں ٹائم پاس نہیں بلکہ اللہ کی عبادت کر کے اپنے وقت کو قیمتی بنائیں گے، ان شاء اللہ الکریم

ولادتِ امام حسن رضی اللہ عنہ

امام عالی مقام، امام ہمام، امام عرش مقام حضرت سیدنا امام ابو محمد حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ کی ولادت باسعادت 15 رمضان المبارک 3 ہجری میں ہوئی۔ آپ رضی اللہ عنہ کا مبارک نام: حسن، کنیت: ابو محمد اور القاب: تقی، سید، سبط رسول اللہ اور سبط اکبر ہے، آپ کو رِيحَانَةُ الرَّسُولِ (یعنی رسول خدا کے پھول) بھی کہتے ہیں۔ (امام حسن رضی اللہ عنہ کی ۳۰ دیکھائیں، ص: ۳)

امام حسن بن علی رضی اللہ عنہما کی زندگی ہمارے لیے بہترین آئیڈیل ہے، آئیے امام پاک

رضی اللہ عنہ کی زندگی کے دو واقعات سنیں اور اس سے کچھ نصیحتیں حاصل کریں!

اگر ایک کان میں گالی اور دوسرے: حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

لَوْ أَنَّ رَجُلًا شَتَبَنِي فِي أُذُنِي هَذَا، وَاعْتَدَرَ لِي فِي أُذُنِي الْأُخْرَى لَقَبِلْتُ عُدْرَةَ - یعنی اگر کوئی میرے ایک کان میں گالی دے اور دوسرے کان میں معافی مانگ لے تو میں ضرور اس کی معذرت قبول

کروں گا۔ (بہجہ المجالس و انس المجالس، ۱/۱۰۵)

پیارے اسلامی بھائیو! اس واقعہ میں بڑی خوبصورت نصیحت ہے، کہ ہمارا کوئی دل دکھا بیٹھے، بُرا بھلا کہے، گالی گلوچ دے، الغرض کسی طرح بھی تکلیف دے لیکن بعد میں شرمندہ ہو اور معذرت پیش کرے تو اُسے معاف کر دینا چاہیے، امیر اہل سنت مولانا الیاس قادری دامت برکاتہم العالیہ ارشاد فرماتے ہیں: ہمارے ساتھ کوئی حسن سلوک کرے نہ کرے، ہمیں ہر ایک کے ساتھ حسن سلوک کرنا چاہیے! (امیر اہل سنت کی ۸۶ نصیحتیں، ص: ۴۹)

نماز کے وقت رنگ بدل جاتا: حضرت سیدنا امام حسن مجتبیٰ رضی اللہ عنہ جو نبی وضو کر کے فارغ ہوتے آپ کا رنگ بدل جاتا۔ اس کی وجہ پوچھنے پر فرمایا: جو شخص مالک عرش (یعنی اللہ پاک) کی بارگاہ میں حاضری کا ارادہ کرے تو حق یہی ہے کہ اس کا رنگ بدل جائے۔ (وفیات الاعیان، ۲/۶۹)

ہمیں چاہیے کہ نماز کا اہتمام کریں، اور خشوع و خضوع سے رکاوٹ والی تمام چیزوں کو دور کر دیں تاکہ نماز میں کامل توجہ رہے، اور مکمل توجہ اور لگن کے ساتھ نماز پڑھنے کی سعادت ملے۔ جب نماز میں یہ تصور ہو گا کہ میں اپنے رب کی بارگاہ میں حاضر ہوں، وہ مجھے دیکھ رہا ہے، میری ہر ہر حرکات و سکنات سے واقف ہے، میرے دل کے خیالات اس پر آشکار ہیں، تو ان شاء اللہ نماز میں خشوع و خضوع حاصل ہو گا۔

کثرت سے دعا کریں!

دعا کرنا بڑی سعادت کی بات ہے، دعا کرنے والا گویا اپنے رب تعالیٰ سے گفتگو کر رہا ہوتا ہے، دعا میں رب کی بارگاہ میں عاجزی و انکساری کا اظہار ہوتا جسے اللہ بہت پسند فرماتا ہے، دعا میں اللہ کی حمد و ثنائیاں کی جاتی ہے جس کا حکم خود اللہ پاک نے دیا ہے، دعا مانگنا نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مبارک ہے، اللہ والوں کا طریقہ ہے۔ دعا میں بندہ رب تعالیٰ سے دین و دنیا کی بھلائی کا سوال کرتا ہے، جسے اللہ پاک پسند فرماتا ہے، دنیا والوں سے کوئی چیز مانگو تو ناراض ہوتے ہیں مگر دنیا کے رب سے مانگو تو وہ خوش ہوتا ہے۔ بلکہ دعا مانگنے سے اللہ پاک ناراض ہوتا ہے چنانچہ حدیث شریف میں ہے: مَنْ لَا يَدْعُو اللَّهَ يَغْضَبْ عَلَيْهِ. جو اللہ پاک سے دعا نہیں کرتا اللہ اس پر غضب فرماتا ہے۔ (المستدرک، ۱/۶۶۸، حدیث: ۱۸۰۶)

پیارے اسلامی بھائیو! حدیث شریف میں ہے: روزہ دار کی دعا مقبول ہے۔ (شعب الایمان، ۳/۳۰۰، حدیث: ۳۵۹۴) رمضان المبارک دعا کی قبولیت کا مہینہ ہے، اعلیٰ حضرت کے والد گرامی مفتی نقتی علی خان رحمۃ اللہ علیہ نے رمضان کو مطلقاً دعا کی قبولیت کے اوقات میں شمار فرمایا ہے۔ امیر اہل سنت مدظلہ العالی تفسیر نعیمی کے حوالے سے لکھتے ہیں: رمضان شریف میں افطار اور سحری کے وقت دعاء قبول ہوتی ہے۔ یعنی افطار کرتے وقت اور سحری کھا کر۔ یہ مرتبہ کسی اور مہینے کو حاصل نہیں۔ (فیضان رمضان، ص: ۳۰)

اس ماہ میں چند لمحات ایسے ہیں جن میں خصوصیت کے ساتھ دعائیں قبول ہوتی ہیں: (۱) سحری کے وقت: حدیث شریف میں ہے: رات کے تہائی وقت اللہ پاک نداء فرماتا ہے: ہے کوئی دُعا مانگنے والا! کہ اُس کی دُعا قبول کی جائے۔ ہے کوئی سائل! کہ اُس کا سوال پورا کیا جائے۔ ہے کوئی معذرت کا طالب؟ کہ اُس کی طلب پوری کی جائے۔ ہے کوئی توبہ کرنے والا! کہ اُس کی توبہ

قبول کی جائے۔ (الدعاء، ص: ۶۳) (۲) افطار کے وقت: رَحْمَةً لِّلْعَالَمِينَ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَافِرْمَانِ
 وِلنشین ہے: ”إِنَّ لِلصَّائِمِ عِنْدَ فِطْرِهِ كَدَعْوَةِ مَا تَرُدُّ“۔ ترجمہ: بے شک روزہ دار کے لیے افطار کے
 وقت ایک ایسی دُعا ہوتی ہے جو رد نہیں کی جاتی۔ (سنن ابن ماجہ، ۲/۳۵۰، حدیث: ۱۷۵۳)
 (۳) شبِ قدر: یہ رات بھی دعا کی قبولیت کی رات ہے۔

نہ کر رد کوئی التجا یا الہی ہو مقبول ہر اک دُعا یا الہی

عرس شہدائے بدر / عائشہ صدیقہ

مسلمانوں کی کافروں کے ساتھ جو پہلی سب سے بڑی جنگ ہوئی اسے ”غزوہ بدر“ کہتے
 ہیں۔ رمضان 2 ہجری مطابق 13 مارچ 624 عیسوی کو جمعہ کے دن آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
 نے مجاہدین کو صف بندی کا حکم دیا۔ اس جنگ میں کفار کے 70 آدمی قتل ہوئے اور اتنے ہی
 قیدی بنے۔

جنگِ بدر میں کل 14 مسلمانوں نے جامِ شہادت نوش فرمایا۔ ان میں چھ مہاجر اور آٹھ
 انصار تھے۔ 13 صحابہ کرام علیہم الرضوان تو میدانِ بدر ہی میں مدفون ہوئے جبکہ ایک صحابی
 حضرت عبیدہ بن حارث رضی اللہ عنہ کا وصال راستے میں ہوا اور آپ کا مزار شریف ”صفرا“ کے
 مقام پر ہے۔ وہ صحابہ کرام علیہم الرضوان جو غزوہ بدر میں شریک ہوئے وہ خصوصی شرف اور
 مرتبے کے مالک ہیں۔ (ماخوذ از آخری نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پیاری سیرت)

۱۷ رمضان المبارک کو شہدائے بدر کے ایصالِ ثواب کا خوب اہتمام کریں، ان کے
 واقعات کا مطالعہ کریں اور ان سے نصیحت کے مدنی پھول حاصل کریں!

سیدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

سترہ (17) رمضان المبارک اُمّ المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کا یوم

وصال ہے۔

آپ رضی اللہ عنہا کو قرآن و حدیث کو سمجھنے کے معاملے میں اعلیٰ صلاحیت حاصل رہی، یہی وجہ ہے کہ جب کسی مسئلے کی وضاحت یا آیت کی تفسیر و تشریح وغیرہ کے معاملے میں صحابہ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ کو کسی قسم کی الجھن کا سامنا ہوتا تو وہ مؤمنین کی ماں اور حبیبہ حبیبہ خداری رضی اللہ عنہا کی بارگاہِ مُقَدَّسَہ میں حاضر ہو جاتے، اس لیے کہ وہ جانتے تھے کہ آپ رضی اللہ عنہا کو بارگاہِ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں خاص قُرب حاصل ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام ازواجِ مُطہَّرَات میں فقہی مسائل جاننے اور قرآن کریم سمجھنے کی سب سے زیادہ قابلیت آپ رضی اللہ عنہا ہی کے حصّے میں آئی، یقیناً یہ سب صحبتِ مُصْطَفٰیہ ہی کا تو فیضان تھا کہ جس کی بدولت آپ رضی اللہ عنہا کو علوم و فنون کے میدان میں بے مثال و باکمال علمی موتی عطا ہوئے حتیٰ کہ آپ رضی اللہ عنہا کو پاکیزہ و مُقَدَّس کلام، قرآن کریم کی آیات کے باقاعدہ شانِ نزول اور حج وغیرہ کے مسائل کا بھی اچھی طرح علم تھا جنہیں آپ رضی اللہ عنہا اصحابِ رسول عَلَیْہِمُ الرِّضْوَانُ کے سامنے نہایت ہی شاندار انداز میں بیان فرما دیا کرتی تھیں۔ اللہ پاک ان کے علمی فیضان سے ہم سب کو مالا مال فرمائے۔ اٰمِنٌ بِجَاہِ النَّبِيِّ الْاَمِينِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

صَلُّوْا عَلٰی الْحَبِيْبِ! صَلَّی اللّٰهُ عَلٰی مُحَمَّدٍ

اعتکاف کے فضائل

اعتکاف کرنا ہمارے پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت مبارک ہے، آپ نے ایک

مرتبہ پورے ماہ رمضان کا اعتکاف کیا، اس کے بعد ہر سال رمضان کے آخری عشرے کا اعتکاف فرمایا کرتے، ہمیں بھی اداے سنت کی نیت سے اعتکاف کی سعادت حاصل کرنا چاہیے، اعتکاف کی برکت سے پچھلے گناہ بخش دیے جاتے ہیں جیسا کہ اُمّ المؤمنین حضرت سیدتنا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سرکارِ ابد قرار، شفعِ روزِ شمار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ خوشبودار ہے: **مَنْ اعْتَكَفَ اِيَّانَا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهٗ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهٖ** ترجمہ: جس شخص نے ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی نیت سے اعتکاف کیا، اس کے تمام پچھلے گناہ بخش دیے جائیں گے۔ (کنز العمال، ۸/۵۳۲، حدیث: ۲۴۰۱۷)

اعتکاف کا مقصد: ہمیں بھی اگر ہر سال نہ سہی کم از کم زندگی میں ایک بار ادائے مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ادا کرتے ہوئے پورے ماہ رمضان المبارک کا اعتکاف کر لینا چاہیے اور اگر یہ نہیں تو 10 دن کا سنت اعتکاف کر ہی لینا چاہیے۔ رمضان المبارک میں اعتکاف کرنے کا سب سے بڑا مقصد شبِ قدر کی تلاش ہے۔ اور راتِ (یعنی غالب) یہی ہے کہ شبِ قدر رمضان المبارک کے آخری 10 دنوں کی طاق راتوں میں ہوتی ہے۔ مسلمانوں کو شبِ قدر کی سعادت حاصل کرنے کے لیے آخری عشرہ کے اعتکاف کی ترغیب دلائی گئی ہے۔ کیوں کہ معتکف دسوں دن مسجد میں ہی پڑا رہتا ہے اور ان دس دنوں میں کوئی بھی ایک رات شبِ قدر ہوتی ہے۔ لہذا وہ یہ شبِ مسجد میں گزارنے میں کامیاب ہو جاتا ہے۔

اب تو غنی کے درپر بستر جمادیے ہیں: حضرت سیدنا عطاء خراسانی قدس سرہ الثورانی فرماتے ہیں: **مُعْتَكِفٌ كِي مِثَالِ اس شخص کی سی ہے جو اللہ تعالیٰ کے درپر آ پڑا ہو، اور یہ کہہ رہا ہو، یا اللہ ربُّ العزّت عزّوجلّ جب تک تو میری مغفرت نہیں فرمادے گا، میں یہاں سے نہیں ٹلوں گا۔** (شعب الایمان، ۳/۴۲۶، حدیث: ۳۹۷۰)

پیارے اسلامی بھائیو! اعتکاف کرنا بڑی سعادت کی بات ہے، لیکن اگر دعوتِ اسلامی کے دینی ماحول میں اعتکاف کیا جائے تو اس کی بات ہی الگ ہے، اس میں انفرادی عبادت کے ساتھ علم دین سیکھنے، دعائیں یاد کرنے، فرضِ علوم سیکھنے، سمجھنے کا بھی سنہرہ موقع ملے گا، ان شاء اللہ الکریم

رمضان کی راتوں میں خاص نمازیں

رمضان المبارک کی راتیں عبادت کی راتیں ہیں، رمضان خاص عبادت و ریاضت اور خدا سے کریم کو راضی کرنے کا مہینہ ہے، ان اوقات کو غنیمت جانتے ہوئے خوب عبادت کریں، تلاوت قرآن کریں، خوب گڑگڑا کر اللہ کی بارگاہ میں توبہ و استغفار کریں! رمضان کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگائیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: **لَوْ يَعْلَمُ الْعِبَادُ مَا رَمَضَانَ لَتَبَتَّتْ أُمَّتِي أَنْ يَكُونَ السَّنَةَ كُلَّهَا** یعنی اگر بندوں کو معلوم ہوتا کہ رمضان کیا ہے تو میری امت تمنا کرتی کہ کاش! پورا سال رمضان ہی ہو۔ (صحیح ابن خزیمہ، ۳/۱۹۰، حدیث: ۱۸۸۶) لہذا سمجھدار آدمی وہی ہے جو ان مبارک اوقات سے خوب فائدہ اٹھائے اور زیادہ سے زیادہ نیکیاں کرے، ایسا نہ ہو کہ ان مبارک راتوں کو گپ شپ، فضول باتیں، فلمیں ڈرامے، فٹ بال اور کرکٹ جیسے کاموں کی نذر کر دیں بلکہ ان راتوں میں اپنے رب کو راضی کرنے والے کام کیے جائیں!

رمضان کی ان مبارک راتوں کو درج ذیل نمازوں میں بسر کر کے ان کو خوبصورت بنایا جاسکتا ہے۔

① **صلاة التوبة**: روزانہ رات میں کم از کم نفل کی نیت سے دو رکعت نماز توبہ ادا کریں اور بعد نماز اپنے گناہوں سے توبہ و استغفار کریں!

② **صلاة التسبیح**: اس نماز میں بے انتہا ثواب ہے، بعض محققین فرماتے ہیں اس کی بزرگی

سن کرتک نہ کرے گا مگر دین میں سُستی کرنے والا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو یہ نماز پڑھنے کی ترغیب دلائی جیسا کہ ”ترمذی شریف“ میں اس کا ذکر موجود ہے، اس کا طریقہ کار ”بہار شریعت“ حصہ 4 میں ملاحظہ فرمائیں!

③ تہجد کی نماز: یہ نماز سنت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے، تہجد پڑھنا بزرگان دین کا طریقہ کار رہا ہے۔ نماز عشاء پڑھنے کے بعد کچھ دیر سو کر اٹھے اور ۲، ۴، ۶، ۸ رکعات نماز ادا کرے۔

④ صلاة اللیل: جو رات میں نہیں سوتے وہ نفل کی نیت سے کم از کم دو رکعت نماز ادا

کریں!

⑤ قضا نمازیں: بلا عذر شرعی نماز قضا کر دینا بہت سخت گناہ ہے، اُس پر فرض ہے کہ اُس کی قضا پڑھے اور سچے دل سے توبہ کرے، توبہ یا حج مقبول سے گناہ تاخیر معاف ہو جائے گا۔ جس کی نمازیں قضا ہوں اس کے لیے ضروری ہے کہ جلد از جلد نمازیں پڑھ لے۔

شب قدر کی اہمیت و فضیلت

شب کا معنی رات، جب کہ قدر کا معنی اہمیت ہوتا ہے، یعنی شب قدر کا معنی ہوا اہمیت والی رات، یہ رات اہمیت والی اس لیے ہے کہ اس کا ذکر قرآن میں موجود ہے، اس رات دعائیں قبول ہوتی ہیں، اس رات فرشتوں کا نزول ہوتا ہے، اس رات عبادت کرنے والوں سے جبرئیل علیہ السلام مصافحہ کرتے ہیں، یہ رات ہزار مہینوں سے افضل ہے، اس رات عبادت کرنے والوں سے رب تعالیٰ خوش ہوتا ہے، اسی رات میں قرآن نازل ہوا۔

شب قدر چوں کہ عبادت کی رات ہے، ہمارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اہتمام کے ساتھ اس رات عبادت فرمایا کرتے تھے، اسی لیے احادیث میں خصوصیت کے ساتھ اس رات عبادت کے فضائل بیان کیے گئے ہیں، چنانچہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: مَنْ قَامَهُ لَيْلَةَ

الْقَدْرَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ تَرْجَمَهُ: جس شخص نے ایمان کے ساتھ ثواب حاصل کرنے کی نیت سے شبِ قدر میں عبادت کی، اس کے تمام پچھلے گناہ بخش دیے جائیں گے۔ (متخرج ابی عوانہ، ۸/۲۳۴، حدیث: ۳۳۱۷)

امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں: اللہ پاک کی رحمت کے مُثَلَّثِیو! اگر تمام سال یہی عادتِ جماعت رہی تو شبِ قدر میں بھی ان دونوں نمازوں کی جماعتِ ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ نصیب ہو جائے گی۔ اور رات بھر سوئے رہنے کے باوجود بھی ان شاء اللہ عَزَّوَجَلَّ روزانہ کی طرح شبِ قدر میں بھی تمام رات عبادت کرنے کا ثواب مل جائے گا۔

جن راتوں میں شبِ قدر ہونے کا زیادہ امکان ہے مثلاً رَمَضَانَ الْمُبَارَكِ کا آخری عشرہ یا کم از کم اُس کی طاق راتیں ان میں تو عبادت کا خاص اہتمام ہونا چاہیے اور خاص کر ستائیسویں شب کہ اس رات کے بارے میں قوی تر گمانِ شبِ قدر ہونے کا ہے۔ اس رات کو تو غفلت میں گنونا ہی نہیں چاہئے۔ ستائیسویں رات تو خصوصاً توبہ و استغفار اور دُرُود و اذکار کی تکرار میں گزارنا چاہیے۔ (فیضانِ رمضان، ص: ۳۳۲)

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہیے کہ اس رات کو عبادت میں گزاریں، اس رات میں چند چیزیں اہتمام کے ساتھ کریں! (۱) اس رات میں دعا کا اہتمام کریں (۲) نوافل بالخصوص صلاۃ التسلیح ادا کریں (۳) یہ دعا مانگیں! اللَّهُمَّ إِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي (۴) قرآن پاک کی تلاوت کریں!

عرسِ مولیٰ علی

21 رمضان المبارک کو سیدنا مولیٰ علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم کا یوم وصال ہے۔ مولیٰ علی رضی اللہ عنہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چچا زاد بھائی، اور آپ کے داماد تھے، آپ

مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ ہیں۔ آپ کے بکثرت فضائل احادیث میں بیان ہوئے ہیں، سرِ دست ایک حدیث پاک ملاحظہ فرمائیں!

نبی مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: النَّظْرُ إِلَىٰ وَجْهِ عَلِيٍّ عِبَادَةٌ لِّعَلِيٍّ عَنِ عَلِيٍّ كَوَدَّ عِبَادَتَهُ هِيَ۔ (معجم کبیر، ۷۶/۱۰، حدیث: ۱۰۰۰۶) ہمیں چاہیے کہ سیدنا مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کے ذکر کی محافل قائم کریں، ان کے لیے ایصالِ ثواب کا اہتمام کریں!

چوتھے خلیفہ: یار رہے حضرت مولیٰ علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم مسلمانوں کے چوتھے خلیفہ ہیں اسی طرح فضیلت میں بھی آپ چوتھے نمبر پر ہیں، یہی جمہور اہل سنت کا عقیدہ ہے، جیسا کہ علامہ جمال الدین احمد غزنوی حنفی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: أَفْضَلُ الْأُمَّةِ أَبُو بَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ ثُمَّ عُثْمَانُ ثُمَّ عَلِيُّ أَجْمَعِينَ یعنی امت میں سب سے افضل حضرت ابو بکر ہیں پھر حضرت عمر پھر حضرت عثمان پھر حضرت علی ہیں رضی اللہ عنہم۔ (اصول الدین، ص: ۳۸۷)

خلافت کے متعلق محدث حنفیہ علامہ ابو جعفر طحاوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد خلافت سب سے پہلے حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ کے لیے ثابت ہے کہ ان کو پوری امت پر فضیلت اور تقدیم حاصل ہے، پھر حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے لیے خلافت ہے، پھر حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے لیے پھر حضرت علی بن ابوطالب رضی اللہ عنہ کے لیے، یہی خلفائے راشدین ہیں۔ (العقیدۃ الطحاویہ، ص: ۸۱)

حضرت مولیٰ علی رضی اللہ عنہ کو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پر فضیلت دینے والے شخص کے بدعتی (گمراہ) ہونے کے بارے میں علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ لکھتے ہیں: ”إِنْ كَانَ يُقْضَلُ عَلَيْنَا كَرَاهَةً اللَّهُ تَعَالَىٰ وَجْهَهُ عَلَيْهِمَا فَهُوَ مُبْتَدِعٌ“ ترجمہ: اگر کوئی شخص حضرت علی کرم اللہ وجہہ الکریم کو حضرت ابو بکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما پر فضیلت دے، وہ بدعتی ہے۔ (رد المحتار، ۴/۲۳۷)

اپنے مال کی زکاۃ دیں

زکوٰۃ اسلام کا بنیادی رکن ہے۔ زکوٰۃ کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے۔ قرآن مجید فرقانِ حمید میں نماز اور زکوٰۃ کا ایک ساتھ 32 مرتبہ ذکر آیا ہے۔ زکوٰۃ کی فرضیت کتاب و سنت سے ثابت ہے۔ زکوٰۃ کا منکر کافر ہے۔ زکوٰۃ صاحبِ نصاب پر سال میں ایک مرتبہ اپنے دیگر شرائط کے ساتھ فرض ہے۔

① زکوٰۃ دینا تکمیلِ ایمان کا ذریعہ ہے جیسا کہ حضورِ پاک، صاحبِ لولاک، سیاحِ افلاک صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: تمہارے اسلام کا پورا ہونا یہ ہے کہ تم اپنے مالوں کی زکوٰۃ ادا کرو۔ (الترغیب والترہیب، ۳۰۱/۱)

② جو اللہ اور اس کے رسول پر ایمان رکھتا ہو اسے لازم ہے کہ اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرے۔ (الجمع الکبیر، ۱۲/۲۲۳، حدیث: ۱۳۵۶۱)

جو بھی مالکِ نصاب ہے اسے چاہیے کہ اپنی ذمہ داری سمجھ کر ہر سال پورے مال کی مکمل زکوٰۃ ادا کرے، فرض ہونے کے بعد ایک دن بھی تاخیر نہ کرے، ان شاء اللہ الکریم زکوٰۃ ادا کرنے کی برکت سے مال میں پاکیزگی نصیب ہوگی، اللہ پاک اس کے مال میں اضافہ فرمائے گا، مال کا شر دور فرمائے گا، آخرت میں اس کی بہترین جزا عطا فرمائے گا۔

قابلِ افسوس! بات یہ ہے کہ ہمارے معاشرے میں مالداروں کی ایک بڑی تعداد ہے جو اپنے مال کی زکوٰۃ نہیں دیتے یا کم دیتے ہیں، اس کی بنیادی وجہ بندہ کا مال و دولت سے زیادہ محبت کرنا ہوتا ہے، اور ایسی محبت ہمیں آخرت میں پھنسا سکتی ہے، زکوٰۃ نہ دینے والوں کو قیامت کے دن کس طرح دشواری کا سامنا ہوگا، اس کا اندازہ اس بات سے لگائیں کہ یہی مال جس کی زکوٰۃ دینا آج کچھ لوگوں کو بھاری لگتا ہے، قیامت کے دن اس مال کو آگ میں گرم کر کے ان لوگوں

کی پیٹھ، پیشانیوں اور کروٹوں کو داغا جائے گا۔ ان وعیدوں سے بچنے کا بہترین ذریعہ یہ ہے کہ اپنے مال کی پوری زکوٰۃ دیں!

آپ سے گزارش ہے کہ اپنے مال کی زکوٰۃ سب سے پہلے اپنے مستحق رشتہ داروں اور پڑوسیوں کو پیش کریں، اس کے بعد مختلف شعبہ جات میں دینی خدمات کرنی والی تحریک دعوت اسلامی انڈیا کو بھی ضرور دیں!

وقتِ سحر و افطار

پیارے اسلامی بھائیو! سحری اور افطاری کا وقت خاص دعا کی قبولیت کا وقت ہے، اس وقت اہتمام و التزام کے ساتھ دعا کرنا چاہیے، ایسا نہ ہو کہ ہم صرف کھانے پینے میں مگن ہوں، دعا کا خیال تک نہ رہے، بلکہ ممکن ہو تو گھر والوں کے ساتھ اجتماعی دعائیں، ان شاء اللہ الکریم اس کی برکتیں نصیب ہوں گی۔

افطار کے وقت دعا

مُحَبَّبُ رَبِّ الْعَالَمِينَ، سَيِّدُ الْأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِينَ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ كَا فَرْمَانِ دَلِشِينِ هِي، اللَّهُ
پاک ماہِ رَمَضَانَ مِیْنِ رُوْزَانِهِ اِفْطَارِ كِ وَوَقْتُ دَسْ لَاكْهُ اِیْسَیْ گُناہِ گَارُوں كُو جَهَنَّمَ سَے آزَادِ فَرْمَاتَا هَے
جَنِّ پَر گُناہُوں كِ وَجِهَ سَے جَهَنَّمَ وَاجِبِ هُو چُكَا تَهَا۔ (فیضانِ سنت، فیضانِ رمضان، ص: ۸۷۰)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”إِنَّ لِلصَّائِمِ عِنْدَ فِطْرِهِ كَدْعُوَةً مَّأْتُرِدٌ“۔ ترجمہ
بے شک روزہ دار کے لیے افطار کے وقت ایک ایسی دُعاء ہوتی ہے جو رُودِ نہیں کی جاتی۔

(سنن ابن ماجہ، ۲/۳۵۰، حدیث: ۱۷۵۳)

افطار کرنے کے بعد یہ دعا پڑھیں: اللَّهُمَّ لَكَ صُحْبَةٌ وَعَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَعَلَى رِزْقِكَ أَفْطَرْتُ
یعنی اے اللہ! میں نے تیرے لیے روزہ رکھا، تجھی پر بھروسہ کرتا ہوں، اور تیرے رزق

سے افطار کرتا ہوں۔ (مسند الحارث، ۱/۵۲۶، رقم: ۴۶۹)

سحری کے وقت دعا

حدیث شریف میں ہے: رات کے تہائی وقت اللہ پاک ندا فرماتا ہے: ہے کوئی دُعا مانگنے والا! کہ اُس کی دُعا قبول کی جائے۔ ہے کوئی سائل! کہ اُس کا سوال پورا کیا جائے۔ ہے کوئی مغفرت کا طالب؟ کہ اُس کی طلب پوری کی جائے۔ ہے کوئی توبہ کرنے والا! کہ اُس کی توبہ قبول کی جائے۔ (الذوالطہرانی، ص: ۶۳)

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں چاہیے ان اوقات میں فضولیات اور بے کار کاموں سے بچ کر دعا کریں، اپنے رب سے معافی مانگیں، گناہوں کی بخشش کا سوال کریں، بے حساب جنت میں داخلے کی دعا کریں، دین و دنیا کی بھلائی کی التجا کریں!

میں رحمت، مغفرت، دوزخ سے آزادی کا سائل ہوں

مہِ رمضان کے صدقے میں فرمادے کرم مولیٰ

صَلَّى اللهُ عَلَى مُحَمَّدٍ

صَلُّوْا عَلَيَّ الْحَبِيبِ!

آنکھوں کی حفاظت

آنکھ اللہ رب العزت کی بہت بڑی نعمت ہے، اس کی اہمیت کا اندازہ وہ شخص زیادہ کر سکتا ہے جو آنکھ کی نعمت سے محروم ہے، اس نعمت کا حق یہ ہے کہ ہم اس سے صرف اور صرف جائز چیزیں دیکھیں، ناجائز و حرام چیزوں سے اپنی نظروں کی حفاظت کریں، دعوت اسلامی کے دینی ماحول میں اسی کو ”آنکھوں کا قفل مدینہ“ لگانا کہا جاتا ہے۔ قرآن کریم میں اللہ پاک نے اپنی نظروں کی حفاظت کا حکم دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: قُلْ لِلْمُؤْمِنِينَ يَعْضُوا مِنْ أَبْصَارِهِمْ

ترجمہ کنز الایمان: مسلمان مردوں کو حکم دو کہ اپنی نگاہیں کچھ نیچی رکھیں۔ (پ: ۱۸، النور: ۳۰) اسی طرح عورتوں کو اپنی نظریں نیچی رکھنے کا حکم دیا گیا ہے۔

حدیث پاک میں ہے: **زَنَا الْعَيْنَيْنِ النَّظْرُ**۔ آنکھوں کی بدکاری دیکھنا ہے۔

(مساوی الاخلاق، ص: ۲۲۸)

اس حدیث پاک کو ہمیشہ مد نظر رکھیں! اور آنکھوں کی حفاظت کریں، سوشل میڈیا کا استعمال ہو یا فیزیکل کہیں پر جانا ہر وقت اپنی نظروں کی حفاظت کریں، حرام دیکھنے پر جو وعیدیں اور عذاب بیان کیے گئے ہیں وہ یاد رہیں گے تو ان گناہوں سے بچنا کافی آسان ہو گا۔ **حُبِّهِ الْإِسْلَام** امام محمد بن محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ نقل کرتے ہیں: جو کوئی اپنی آنکھوں کو حرام نظر سے پُر کرے گا اللہ پاک قیامت کے روز اُس کی آنکھوں کو آگ سے بھر دے گا۔ (ایک آنکھ والا آدمی، ص: ۳۱)

حضرت سیدنا جُنَیْدِ بَغْدَادِي رَحْمَةُ اللَّهِ عَلَيْهِ سے کسی نے عرض کی: یا سیدی! میں آنکھیں نیچی رکھنے کی عادت بنانا چاہتا ہوں، کوئی ایسی بات ارشاد فرمائیے جس سے مدد حاصل کروں۔ فرمایا: یہ ذہن بنائے رکھو کہ میری نظر کسی دوسرے کو دیکھے اس سے پہلے ایک دیکھنے والا (یعنی اللہ) مجھے دیکھ رہا ہے۔ (احیاء العلوم، ج: 5، ص: 129)

امیر اہل سنت دامت بَرَکَاتُہُمُ الْعَالِیَہُ فرماتے ہیں: نبی زمانہ ”آنکھوں کا قفل مدینہ“ لگانا (یعنی گناہوں اور فضول دیکھنے سے بچانا) مشکل ہے ناممکن نہیں، بغیر ضرورت گھر سے نہ نکلے، گھر سے باہر نکلنا پڑے تو نگاہیں نیچی رکھے، بے اختیار کسی نامحرم پر نظر پڑ جائے تو فوراً نگاہ ہٹالے۔ ایسے مقامات پر کم سے کم جائے، جہاں عورتیں بے پردہ ہوں مثلاً بازار وغیرہ۔ (امیر اہل سنت کی نصیحتیں، ص: ۴۵)

گناہوں کا وبال

”گناہ“ رب کی نافرمانی کو کہا جاتا ہے، کبھی یہ نہ سوچیں کہ یہ چھوٹا گناہ ہے یا بڑا، بلکہ یہ

دیکھیں کہ گناہ میں نافرمانی کس کی ہے۔۔۔؟ اگر یہ ذہن میں رہے گا تو گناہوں سے بچنا آسان ہو جائے گا۔

دس بری خصلتیں: حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: گناہ اگرچہ ایک ہی ہو اپنے ساتھ دس بری خصلتیں لے کر آتا ہے: (۱) جب بندہ گناہ کرتا ہے تو اللہ پاک کو غضب دلاتا ہے اور وہ اُسے پورا کرنے پر قدرت رکھتا ہے۔ (۲) وہ (یعنی گناہ کرنے والا) ابلیس ملعون کو خوش کرتا ہے۔ (۳) جنت سے دور ہو جاتا ہے۔ (۴) جہنم کے قریب آ جاتا ہے۔ (۵) وہ اپنی سب سے پیاری چیز یعنی اپنی جان کو تکلیف دیتا ہے۔ (۶) وہ اپنے باطن کو ناپاک کر بیٹھتا ہے حالانکہ وہ پاک ہوتا ہے۔ (۷) اعمال لکھنے والے فرشتوں یعنی کراما کا تین کو ایذا دیتا ہے۔ (۸) وہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو روضہ مبارکہ میں رنجیدہ کر دیتا ہے۔ (۹) زمین و آسمان اور تمام مخلوق کو اپنی نافرمانی پر گواہ بنا لیتا ہے۔ (۱۰) وہ تمام انسانوں سے خیانت اور ربُّ العالمین عَزَّوَجَلَّ کی نافرمانی کرتا ہے۔

(بجۃ الموع، ص: ۴۹)

گناہوں کے دنیاوی نقصان: گناہوں کی وجہ سے آخرت کا نقصان اور جہنم کی سزاؤں اور قبر میں قسم قسم کے عذابوں میں مبتلا ہونا تو ہر شخص جانتا ہے مگر یاد رکھیے! گناہوں کی نحوست سے آدمی کو دنیا میں بھی طرح طرح کے نقصان پہنچتے رہتے ہیں، جن میں سے چند یہ ہیں: (۱) روزی کم ہو جانا (۲) بلاؤں کا ہجوم (۳) عمر گھٹ جانا (۴) دل میں اور بعض مرتبہ تمام بدن میں اچانک کمزوری پیدا ہو کر صحت خراب ہو جانا (۵) عبادتوں سے محروم ہو جانا (۶) عقل میں فتور پیدا ہو جانا (۷) لوگوں کی نظروں میں ذلیل و خوار ہو جانا (۸) کھیتوں اور باغوں کی پیداوار میں کمی ہو جانا (۹) نعمتوں کا چھن جانا (۱۰) ہر وقت دل کا پریشان رہنا (۱۱) اچانک لاعلاج بیماریوں میں مبتلا ہو جانا (۱۲) اللہ تعالیٰ، اس کے فرشتوں، نبیوں اور نیک بندوں کی لعنتوں میں گرفتار ہو جانا

(۱۳) چہرے سے ایمان کا نور نکل جانے سے چہرے کا بے رونق ہو جانا (۱۴) شرم و غیرت کا جاتا رہنا۔ (۱۵) ہر طرف سے ذلتوں، رسوائیوں اور ناکامیوں کا نجوم ہو جانا (۱۶) مرتے وقت منہ سے کلمہ نہ نکلنا وغیرہ وغیرہ گناہوں کی نحوست سے بڑے بڑے دنیاوی نقصان ہوا کرتے ہیں۔
(گناہوں کی نحوست، ص: ۴۱)

ذکر امیر اہل سنت

26 رمضان المبارک لاکھوں کو راہ ہدایت پر گامزن کرنے والے، لاکھوں کو مسجد کی راہ دکھانے والے، لاکھوں کے سروں پر عمامہ کا تاج سجانے والے، پوری دنیا میں انقلاب برپا کرنے والے مرد مجاہد شیخ طریقت امیر اہل سنت مولانا الیاس عطار قادری دامت برکاتہم العالیہ کا یوم ولادت ہے۔

امیر اہل سنت کا اندازِ دل جوئی: امیر اہل سنت مولانا الیاس قادری دامت برکاتہم العالیہ کی پوری زندگی کا جائزہ لینے والا صدق دل سے اس بات کا معترف ہو گا کہ ان کی شخصیت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنتوں میں ڈھلی ہوئی ہے، ان کی ہر ہر ادائیگی آقا کی یاد دلاتی ہے، ان کا ہر عمل اللہ کے قریب کرنے والا ہوتا ہے، ان کی گفتار سے سنت کی خوشبو پھوٹتی ہے، ان کی ذات کچھ الگ ہی مقام و مرتبہ رکھتی ہے۔

آپ امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ کی زندگی کے جس پہلو کو دیکھیں گے یقین جانیں اس دور میں آپ کو ان کا ثانی نظر نہیں آئے گا، علم اور زہد و تقویٰ، فضل و کمال، عاجزی و انکساری، خوف خدا و عشقِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، خلوص و للہیت، انکساری اور بہت کچھ جس پہلو سے دیکھیں آپ حضرت کو اپنے اقران پر فائز پائیں گے۔

ایک مرتبہ امیر اہل سنت لوگوں سے ملاقات کر رہے تھے، کچھ اسلامی بھائیوں سے

ملاقات کی مگر اس وقت آپ مسکرا نہیں رہے تھے، امیر اہل سنت کو اندازہ ہوا، آپ نے ان اسلامی بھائیوں کو پھر سے بلایا اور پُرتپاک انداز میں مسکرا کر ملاقات فرمائی۔

امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ جب اسلامی بھائیوں سے ملاقات کرتے ہیں تو حتی الامکان مسکراتے ہی رہتے ہیں، کہ دور دور سے لوگ امیر اہل سنت کی بارگاہ میں حاضر ہوتے اور یہ خواہش رکھتے ہیں کہ امیر اہل سنت مجھ سے پُرتپاک انداز میں مسکرا کر ملاقات کریں۔ خود امیر اہل سنت دامت برکاتہم العالیہ فرماتے ہیں کہ اسلامی بھائیوں سے ملاقات کے وقت میں اتنا مسکراتا ہوں کہ بعض اوقات میرے رُخسار دُرد کرنے لگتے ہیں۔

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہیے کہ مسلمانوں کی دل جوئی کریں، لوگوں سے ملاقات مسکرا کر کریں، ان شاء اللہ الکریم اس کی برکتیں حاصل ہوں گی اور مسلمانوں کو خوشی بھی ہوگی۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْبِ! صَلَّى اللهُ عَلَی مُحَمَّدٍ

نیکوں میں جلدی کریں!

ایک انمول نصیحت: ایک مرتبہ امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ ایک جنازے میں شریک ہوئے، میت کو دُفن کرنے کے بعد آپ نے ایک شخص سے فرمایا: آپ کا کیا خیال ہے؟ یہ شخص (جسے ابھی ہم نے دُفن کیا ہے) کیا یہ دنیا میں واپس آنے * زیادہ سے زیادہ نیک اُنمال کرنے * اور اپنے گناہوں سے توبہ کرنے کی خواہش نہیں رکھتا ہوگا؟ اس شخص نے کہا: ہاں! ضرور یہ اس کی خواہش رکھتا ہوگا۔ امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: پھر ہمارا کیا حال ہے؟ ہم اس میت (Dead Body) کی طرح کیوں نہیں ہو جاتے (یعنی ہمارے پاس ابھی مہلت ہے، ہم دنیا میں موجود ہیں پھر ہم نیکوں کی طرف کیوں نہیں بڑھتے، گناہوں سے توبہ کیوں نہیں کر لیتے) یہ فرما

کر امام حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ چل پڑے، آپ کہتے جاتے تھے: اگر دل زندہ ہو تو ان جنازوں سے بڑھ کر کیا نصیحت ہوگی...! (آداب الحسین البصری، ص: ۲۹)

وہ ہے عیش و عشرت کا کوئی محل بھی جہاں تاک میں ہر گھڑی ہو اجل بھی
بس اب اپنے اس جہل سے تو نکل بھی یہ جینے کا انداز اپنا بدل بھی
جگہ جی لگانے کی دنیا نہیں ہے یہ عبرت کی جا ہے تماشا نہیں ہے
اللہ اکبر! پیارے اسلامی بھائیو! یہ کتنی پیاری نصیحت ہے، کتنی چوٹ کرنے والی بات ہے،
واقعی ہم خود غور کریں، وہ لوگ جو دنیا سے جا چکے ہیں، قبروں میں لیٹے ہیں، ان کے اعمال اچھے
تھے یا بُرے تھے، وہ اپنے اعمال کو دیکھ چکے، آپ ہی بتائیے! ان قبر میں لیٹے ہوؤں کی سب سے
بڑی خواہش کیا ہوگی؟ قرآن کریم کی آیت سنئے! اللہ پاک ارشاد فرماتا ہے: جو مجرم ہیں، وہ اپنے
رَبِّ کے حضور سر جھکائے کھڑے ہوں گے اور عرض کریں گے: اے اللہ پاک! فَارْجِعْنَا
نَعْمَلْ صَالِحًا تَرْجَمَهُ كُنُزُ الْعَرْفَانِ: تو ہمیں واپس بھیج دے تاکہ نیک کام کریں۔ (پ: 21، سجدہ: 12)
لیکن افسوس! اس وقت پچھتانا کوئی فائدہ نہ دے گا، اسی لیے آج ہی وقت کو غنیمت جانتے
ہوئے، گناہوں سے بچ کر نیکیوں میں وقت گزاریں، تاکہ دو جہاں کی بھلائیاں ہمارا مقدر بن جائیں۔

آہ رمضان کی جدائی

اللہ پاک کے فضل و کرم سے ہمیں بھی رمضان کریم نصیب ہوا، اگرچہ ہم میں سے کوئی
بھی حتمی اور یقین طور پر نہیں کہہ سکتا کہ میری مغفرت ہوگئی ہے، البتہ ہمیں مغفرت کا بہت بڑا
ذریعہ نصیب ہوا ۱۰ ماہ رمضان کی ہر ہر گھڑی برکت والی ہے ۱۰ رمضان المبارک میں روزانہ
افطار کے وقت 10 لاکھ ایسے گنہگاروں کی بخشش ہوتی ہے، جن پر جہنم واجب ہو چکا ہوتا ہے
۱۰ اور جمعہ کے دن تو ہر ہر گھڑی میں 10، 10 لاکھ افراد کو بخش دیا جاتا ہے۔

کاش! ہمارا بھی ان بخشے ہوؤں میں شمار ہو جائے۔ خیر! اللہ پاک نے ہمیں بخشش و مغفرت کا ایسا ذریعہ عطا فرمایا، ہم پر لازم ہے کہ زبان سے بھی اس کا شکر ادا کریں اور ساتھ ہی ساتھ عملی طور پر بھی شکر کی ادائیگی کے لئے گُناہوں سے بچیں، ماہِ رمضان اب چند دن کا مہمان ہے، جلد ہی رخصت ہو جائے گا، اصل شکرِ رمضان یہ ہے کہ ہم ماہِ رمضان کے بعد بھی ذوقِ رمضان برقرار رکھیں اور گُناہوں سے بچ کر نیکوں بھری زندگی گزاریں، اے کاش! ماہِ رمضان کے صدقے میں سارا سال ہی ہمیں پانچوں نمازیں تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ مسجد کی پہلی صف میں ادا کرنے کی سعادت ملتی رہے، ہماری کبھی بھی نماز قضا نہ ہو۔ تلاوتِ قرآن کا ذوق و شوق بھی باقی رہے، اللہ پاک ہمیں عمل کی توفیق عطا فرمائے۔ اٰمِنِن بِجَاهِ النَّبِيِّ الْاَمِينِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

علامہ شُعَيْبِ حَرِّ نَيْفِش رَحْمَةُ اللهِ عَلَيْهِ فرماتے ہیں: میرے بھائیو! ماہِ رمضان کی جدائی پر کیوں نہ رویا جائے!! عَفْو و مغفرت کا یہ مبارک مہینا رخصت ہو رہا ہے، اس پر کیوں نہ افسوس کیا جائے! اس مہینے کی جدائی پر کیوں نہ غم کیا جائے کہ اس میں گنہگاروں کو جہنم سے آزادی نصیب ہوتی ہے! (الروض الفائق، ص: ۴۵)

ہمیں چاہیے کہ رمضان کے جاتے وقت محض عید کی تیاری کرنے کے بجائے رخصتِ رمضان پر افسوس کا اظہار کریں، ایشک بار آنکھوں سے اسے اَلْوَدَاع کریں، اللہ پاک کی بارگاہ میں دعا کریں کہ رمضان میں کی گئی ٹوٹی پھوٹی عبادتیں مقبول ہو جائیں اور یہ رمضان ہماری نجات کا ذریعہ بن جائے، اٰمِنِن بِجَاهِ النَّبِيِّ الْاَمِينِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهِ وَسَلَّمَ

کر رہے ہیں تجھ کو رو کر مسلمان اَلْوَدَاع
آہ! اب تو چند گھڑیوں کا فقط مہمان ہے
واسطہ رمضان کا یارب! ہمیں تو بخش دے
نیکوں کا اپنے پلے کچھ نہیں سامان ہے

اپنی عید میں غریبوں کو یاد رکھیں!

عید الفطر کے روز خوشی کا اظہار کرنا مستحب ہے۔ لہذا ہمیں اللہ پاک کے فضل و رحمت پر ضرور اظہارِ مُسَرَّت کرنا چاہیے، لیکن ہمیں ان لوگوں کو بھی خوش کرنا ہے جو غربت و ناداری کے سبب آزمائش میں مبتلا ہیں، لہذا اپنی عید میں غریبوں کا خیال رکھیں! آپ کے رشتہ داروں میں یا پڑوس وغیرہ میں کوئی غریب ہوں تو رمضان میں ہی ان کو جتنا ممکن ہو رقم پیش کر دیں تاکہ وہ اپنی ضروریات کی چیزیں عید سے پہلے حاصل کر لیں اور ان کے بال بچے بھی خوشی خوشی عید منائیں، ان شاء اللہ الکریم آپ کو اس کی جزاے خیر ملے گی۔

ایک سخی کی عید: سیدنا عبد الرحمن بن عمرو الأوزاعی رحمۃ اللہ علیہ بیان کرتے ہیں کہ عید الفطر کی شب دروازے پر دستک ہوئی، دیکھا تو میرا ہمسایہ کھڑا تھا۔ میں نے کہا، کہو بھائی! کیسے آنا ہوا؟ اُس نے کہا: ”کل عید ہے لیکن خرچ کیلئے کچھ نہیں، اگر آپ کچھ عنایت فرمادیں تو عورت کے ساتھ ہم عید کا دن گزار لیں گے۔“ میں نے اپنی بیوی سے کہا، ہمارا اُٹلا پڑوسی آیا ہے اُس کے پاس عید کیلئے ایک پیسہ تک نہیں، اگر تمہاری رائے ہو تو جو پچیس درہم ہم نے عید کیلئے رکھ چھوڑے ہیں وہ ہمسایہ کو دے دیں ہمیں اللہ تعالیٰ اور دیدے گا۔ نیک بیوی نے کہا، بہت اچھا۔ چنانچہ میں نے وہ سب درہم اپنے ہمسایہ کے حوالے کر دیئے اور وہ دُعائیں دیتا ہوا چلا گیا۔ تھوڑی دیر کے بعد پھر کسی نے دروازہ کھٹکھٹایا۔ میں نے جو نہی دروازہ کھولا، ایک آدمی آگے بڑھ کر میرے قدموں پر گر پڑا اور رو کر کہنے لگا، میں آپ کے والد کا بھگا ہوا غلام ہوں، مجھے اپنی حرکت پر بہت ندامت لاحق ہوئی تو حاضر ہو گیا ہوں، یہ پچیس دینار میری کمائی کے ہیں آپ کی خدمت میں پیش کرتا ہوں قبول فرمائیے، آپ میرے آقا ہیں اور میں آپ کا غلام۔

(فیضان سنت، باب فیضان رمضان، ص: ۱۳۱۲)

پیارے اسلامی بھائیو! ہمیں بھی چاہیے کہ اپنے چاروں طرف نظر کریں جو حق دار ہیں ان کی مدد کریں، کیش رقم پیش کریں تاکہ وہ بھی خوش دلی سے عید منا سکیں، امیر اہل سنت فرماتے ہیں: غریبوں کی دل کھول کر مدد کیجیے کہ اللہ کی راہ میں خرچ کرنے سے گھٹنا نہیں بڑھتا ہے۔ غریبوں کی مدد کرنے سے ان کی دعائیں ملتی ہیں، اللہ کی رحمت اور مدد شامل حال ہوتی ہے۔

عید کے لمحات

رَمَضَانَ الْمُبَارَكَ رَحْمَتٍ وَمَعْفِرَةٍ اور جہنم سے آزادی کا مہینہ ہے، لہذا اس بَرَکَتوں والے مہینے کے فوراً بعد ہمیں عید سعید کی خوشی منانے کا موقع فراہم کیا گیا ہے،! عید الفطر کا دن کس قدر اہم ترین دن ہے۔ کہ اس دن اللہ رَبُّ الْعَرْشِ کی رحمت نہایت ہی جوش پر ہوتی ہے، دربارِ خداوندی سے کوئی سائل مایوس نہیں لوٹا یا جاتا۔ ایک طرف اللہ پاک کے نیک بندے اللہ پاک کی بے پایاں رحمتوں اور بخششوں پر خوشیاں منارہے ہوتے ہیں۔ تو دوسری طرف مؤمنوں پر اللہ پاک کی اتنی کرم نوازیاں دیکھ کر انسان کا بدترین دشمن شیطان آگ بگولہ ہو جاتا ہے۔ لہذا ہمیں اس بات کا خیال رکھنا ہے کہ ہم ایسے موقع پر رب تعالیٰ کی نافرمانی والے کام میں مبتلا نہ ہوں بلکہ اس عظیم نعمت کے شکرانے میں مزید عبادتوں کا اضافہ کر دیں!

آج کل گویا لوگ صرف نئے نئے کپڑے پہننے اور عمدہ کھانے تناول کرنے کو ہی عید سمجھ بیٹھے ہیں۔ ذرا غور تو کیجیے! ہمارے بزرگانِ دین رَحْمَةُ اللهِ الْبَرِّین بھی تو آخر عید مناتے رہے ہیں، مگر ان کے عید منانے کا انداز ہی نرالا رہا ہے، وہ دُنیا کی لذتوں سے کوسوں دُور بھاگتے رہے ہیں اور ہر حال میں اپنے نفس کی مخالفت کرتے رہے ہیں۔ حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ نے عید کے دن روتے ہوئے فرمایا: ”هَذَا يَوْمُ الْعِيدِ وَهَذَا يَوْمُ الْوَعِيدِ“ یعنی یہ عید کا دن بھی ہے اور وعید کا دن بھی۔ جس کے نماز و روزے مقبول ہو گئے بلاشبہ اُس کے لیے آج عید کا دن ہے، لیکن جس کے

نماز و روزے رد کر کے اُس کے منہ پر مار دیے گئے اُس کے لیے تو آج و عید کا دن ہے۔ (مزید انکساراً فرمایا:) اور میں تو اس خوف سے رو رہا ہوں کہ آہ! ”اَنَا لَا اَدْرِى اَمِنَ الْمُتَقْبِلِينَ اَمْ مِنَ الْبَطْنِ وَدِينٍ“ یعنی مجھے یہ معلوم نہیں کہ میں مقبول ہوا ہوں یا رد کر دیا گیا ہوں۔

(فیضان سنت، فیضان رمضان، ص: ۱۳۰۲)

اے عاشقانِ رمضان! اس واقعہ سے اندازہ لگائیے کہ ہمارے بزرگانِ دین عید کے دن بھی خوف زدہ رہا کرتے تھے کہ نہ جانے ہمارے روزے مقبول ہوئے یا نہیں، ہمیں بھی چاہیے کہ اللہ رب العزت کی بارگاہ میں دعا کریں کہ ہمارے روزے مقبول ہو جائیں۔

